قرآن مجید میں بعض معرّب الفاظ کی تحقیق

مرجان ویاقوت

ڈاکٹرف۔ عبد الرحیم

مرجان

قرآن مجید میں یہ لفظ دو جگہوں پر ذکر ہوا ہے، اور یہ دونوں ہی جگہیں سورۂ رحمٰن میں واقع ہیں۔ چنانچہ اس سورہ کی ۲۲ ویں آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ" اور ۵۸ ویں آیت میں یوں ارشاد ہے "كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ"

مفسرین نے یہاں مرجان کے تین معنی بتائے ہیں۔

۱۔ پتھر کی ایک قسم

۲۔ مونگا۔

۳۔ موتی کی ایک قسم

چنانچہ طبری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے" المرجان حجر" (مرجان ایک نوع کا پتھر ہے) ابو حیان نے اپنی تفسیر "بحر محیط" میں ابو عبد اللہ اور ابو مالک کا قول نقل کیا ہے کہ مرجان سرخ پتھر ہوتا ہے ہمارے نزدیک یہ قول زیادہ درخور اعتنا نہیں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مرجان سے مراد مونگا (بُسّذ) ہے۔ طبری نے کعب الاحبار سے یہ قول نقل کیا ہے، اور زمخشری کی بھی یہی رائے ہے۔ جن لوگوں نے مرجان کے معنی سرخ پتھر بتائے ہیں شاید ان کی مراد بھی مونگے سے ہے، کیونکہ مونگا سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور مونگے کے بکثرت پائے جانے ہی کی وجہ سے بحر احمر کو یہ نام دیا گیا، مونگا پتھر نہیں، لیکن عام لوگوں کو پتھر ہی لگتا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ مرجان ایک قسم کا موتی ہے۔ طبری نے اس قول کو زیادہ اہمیت کے ساتھ پیش کیا ہے، اس ضمن میں چار مختلف رائیں سامنے آئی ہیں۔

۱۔ لؤلؤ بڑے موتی کو کہتے ہیں، اور مرجان چھوٹے کو، یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، قتادہ، ضحاک، ابن زید وغیرھم سے منقول ہے۔ زمخشری نے بھی اس رائے کو ذکر کیا ہے۔

۲۔ دوسری رائے پہلی کے برعکس ہے یعنی لؤلؤ چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور مرجان بڑے کو، یہ قول بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مُرّہ اور مجاہد بھی اسی طرف گئے ہیں۔

۳۔ تیسری رائے یہ ہے کہ مرجان نفیس موتی (جید اللؤلؤ) کو کہتے ہیں۔ یہ قول مُرّہ سے مروی ہے۔

۴۔ چوتھی رائے یہ ہے کہ مرجان موتی کی ایک قسم ہے جو تیلیوں کی طرح ہوتا ہے (ضرب من اللؤلؤ کالقضبان) یہ قاضی ابو یعلی کا قول ہے جسے ابو حیان نے ذکر کیا ہے۔

طبری نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے۔

اس لفظ کے اشتقاق کے بارے میں ابن درید اپنی کتاب "جمہرۃ اللغۃ" (۳/۳۲۲) میں کہتے ہیں

لیس فی کلامھم ج ر م ن، الا ما اشتق	کلام عرب میں (ج ر م ن) کا مادہ نہیں ہے، ما سوا
منہ مرجان، ولم اسمع بفعل	اس کے جس سے لفظ مرجان بنا ہے، میں نے
متصرف، وذکر بعض اھل اللغۃ	اس مادہ سے کوئی متصرف فعل نہیں سنا،
انہ معرب، واحربہ ان یکون	بعض اہل لغت نے اس کو معرب بتایا ہے،
کذلک	اور یہی مناسب لگتا ہے۔

مشہور عالم لغت ازہری اپنی کتاب تہذیب اللغۃ (۱۱/۷۲) میں کہتے ہیں۔

لا ادری ارباعی ھو ام ثلاثی؟	مجھے نہیں معلوم کہ یہ لفظ (مرجان) رباعی ہے یا ثلاثی؟

ابو حیان نے قاضی ابو یعلی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ لفظ غیر عربی ہے جسے "عربایا" گیا ہے۔ جوالیقی نے اپنی کتاب "المعرب" میں اسے شامل کیا ہے اور اسی بنا پر سیوطی نے المہذب فیما وقع فی القرآن من المعرب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ کس زبان کا لفظ ہے، اس بارے میں علمائے لغت نے کچھ نہیں بتایا ہے، دراصل یہ لفظ سریانی زبان سے عربی میں آیا ہے، اس زبان میں یہ لفظ ܡܪܓܢܝܬܐ ہے جس کا تلفظ مَرگا نیتا ہے اور اس

کے معنی بڑے موتی کے ہیں، عربی میں لفظ کے آخری جز، کو حذف کردیا گیا ہے، خود سریانی میں یہ لفظ اصلی نہیں ہے بلکہ یونانی سے ماخوذ ہے یونانی کا لفظ ہے μαργαρίτης (مرگریتس) جس کے معنی موتی کے ہیں، اور اسی سے انگریزی میں لفظ Margarat آیا ہے جو ایک نام ہے، اور اس کے اصلی معنی موتی کے ہیں، اس کا مخفف Rita ہے اور وہ بھی ایک نام ہے۔

یاقوت

یاقوت کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک جگہ آیا ہے " کانھن الیاقوت والمرجان" (سورہ رحمٰن، آیت : ۵۸)

یاقوت ایک قیمتی پتھر ہے، معجم الفاظ القرآن الکریم میں ہے۔

الیاقوت حجر من الاحجار الکریمۃ	یاقوت ایک قیمتی پتھر ہے، اس کا رنگ عموماً
ولونہ فی الغالب شفاف، مشرب	شفاف ہوتا ہے جس میں سرخی یا نیلاہٹ یا زردی
بالحمرۃ او الزرقۃ او الصفرۃ	کی آمیزش ہوتی ہے۔

قاموس محیط میں فیروزابادی لکھتے ہیں :۔

الیاقوت من الجواھر، اجودہ	یاقوت جواہرات کی ایک قسم ہے، اور اس میں
الاحمر الرمانی	سب سے نفیس وہ ہے جو اناری سرخ ہو۔

حوروں کی تعریف میں "کانھن الیاقوت والمرجان" کہا گیا ہے، یعنی گویا کہ وہ یاقوت و مرجان ہیں، مفسرین نے یاقوت سے وجہ شبہ ان کی شفافی بتائی ہے۔

جوہری نے صحاح میں اور فیروزابادی نے قاموس محیط میں اسے معرب بتایا ہے، جوہری کہتے ہیں کہ اس کی اصل فارسی ہے، بیرونی نے اپنی کتاب ' الجماہر فی معرفۃ الجواہر' (ص۳۳) میں حمزہ بن حسن الاصفہانی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ فارسی میں اس کا نام " یاکند" ہے۔ جو معرب ہوکر یاقوت بنا، جوالیقی اور سیوطی نے بھی اسے معرب گردانا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ لفظ عربی میں سریانی سے داخل ہوا ہے، سریانی میں اس کی اصل ܝܩܘܢܕܐ (یقوندا) ܝܩܘܢܕܐ (یاقوندا) ہے جس کے معنی یاقوت کے ہیں۔

دراصل یہ لفظ بھی سریانی میں یونانی سے لیا گیا ہے۔ یونانی میں اس کی اصل ہے ὑάκινθος (ہیاکِنتُوس) اس کے ایک سے زیادہ معنی ہیں جن میں سے اہم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایک قسم کا نیلا پھول، جسے انگریزی میں Bluebell کہتے ہیں۔

۲۔ نیلے رنگ کا قیمتی پتھر۔

۳۔ ایک قسم کا نیلا رنگ۔

سریانی میں یہ لفظ قیمتی پتھر کے معنی میں داخل ہوا، اور اس سریانی لفظ "یاقوندا" سے فارسی میں "یاکند" بنا، عربی میں آتے ہوئے "یاقوندا" سے نون حذف ہوگیا، ہوسکتا ہے خود سریانی میں یہ حذف واقع ہوا ہو، کیونکہ اس طرح کی ایک مثال ملتی ہے، عربی کا لفظ فُندُق یونانی لفظ πανδοκεῖον (پندوکیوں) سے بنا ہے، اور یہی لفظ سریانی میں بھی یونانی سے لیا گیا ہے، لیکن وہاں اس کی شکل ܦܘܬܩܐ (فوتقا) ہوگئی ہے، یعنی اس میں سے نون حذف ہوگیا ہے۔ اسی طرح یاقوندا سے یاقوت بنا ہے۔

یہی یونانی لفظ بعض یورپی زبانوں میں بھی داخل ہوا ہے، چنانچہ انگریزی میں Hyacinth پھول اور پتھر دونوں معنوں میں ہے، اور پتھر کے معنی میں اس لفظ کی دوسری شکل Jacinth بھی مستعمل ہے، اسی طرح فرانسیسی میں Hyacinthe اور Jacinthe مستعمل ہیں، اور اطالوی زبان میں Giacinto اسی پھول کے معنی میں ہے۔

ضروری اپیل

ادارہ علوم القرآن کے پیش نظر جو منصوبے ہیں ان میں قرآنی علوم پر ایک اچھی لائبریری کا قیام بھی شامل ہے، وسائل کی کمی کے باوجود بحمد اللہ بنیادی کتابوں کی فراہمی کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ قرآنی علوم پر کتابوں کے علاوہ علمی رسائل خصوصًا ماہنامہ 'الاصلاح' کی فائلوں کی فراہمی لائبریری کی ایک بڑی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اہلِ علم اور اصحاب خیر حضرات سے خصوصی طور پر تعاون کی درخواست ہے۔

منیجر

ادارہ علوم القرآن

پوسٹ بکس ۹۹، سر سید نگر، علی گڑھ